



نارمن میلر

انجم نعیم

لی ہاروے اوسوالڈ کے سوانحی خاکے اس فن کے بے مثال نمونے ہیں۔ ۱۹۸۶ میں اسٹیج کیا گیا ان کا بڑے "اسٹراہیڈ" دراصل مشہور فلم اداکارہ میریلین مونرو کی اصلی زندگی کے واقعات کا لیکھا جو لکھا ہے۔ اس پلے میں ان کی بیٹی کیٹ نے مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ ۱۹۷۳ میں انہوں نے مونرو کا ایک اور سوانحی خاکہ لکھا تھا جو کافی تنازعہ کا سبب ثابت ہوا تھا۔ اس کتاب کے آخری باب میں انہوں نے لکھا تھا کہ مونرو غصیہ جھینسی کے ہاتھوں قتل کی گئی تھیں۔ نازن نے بعد میں اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے لکھا کہ ان کا یہ تجزیہ غلط تھا اور اسی لئے ان کے نزدیک یہ تحریر ایک اچھی صحافت کی مثال نہیں قرار پاتی۔

نہایت مصروف زندگی کے باوجود ہم جوئی کے شو تین ہارن میلر نے چھ بار شادیاں کیں اور ان سے ان کے نو بچے پیدا ہوئے۔ لیکن ان کی ازدواجی زندگی پر اس وقت کافی تنقید ہوئی جب ۱۹۶۰ میں انہوں نے اپنی دوسری بیوی ایڈیل کو ایک پارٹی میں چاقو مار کر ہلاک کر دیا۔ اپنی تصنیف "دی لاسٹ پارٹی" میں انہوں نے اس واقعے کی کئی توضیح پیش کی ہے۔ ان کی زندگی پر کئی ڈوکومنٹری بن چکی ہے اور وہ خود کئی وی فلموں میں کردار ادا کر چکے ہیں لیکن ایک نئے انداز کی تحریر لکھنے والے صحافی کی حیثیت سے جو انہیں اعتبار حاصل ہوا وہی ان کی اصل میراث ہے۔ مشہور شاعر رابرٹ لو ویل اگر انہیں "امریکہ کا سب سے اچھا صحافی" قرار دیتے ہیں تو یہ کچھ یوں ہی نہیں ہے۔

آرمیوز آف دی ٹائٹ (۱۹۶۸) جسے پلپٹور پر ناز اور نیٹشل بک اوارڈ سے نوازا گیا 'میامی اینڈ وی سیج آف شکاگو' (۱۹۶۸) آف اے فائر ان وی مون (۱۹۷۰) پر ناز آف وی سیس (۱۹۷۱) میری لین (۱۹۷۳) دی انگریزی کیوٹر سوگ (۱۹۷۹) جسے بھی پلپٹور پر ناز عطا ہوا 'این صحیفہ اینٹگ' (۱۹۸۳) ہالوٹ ٹھوسٹ (۱۹۹۱) اور اوسوالڈ ٹیل (۱۹۹۵) ' شامل ہیں۔ ان افسانوی اور غیر افسانوی تصنیفات کے علاوہ نازن نے کئی ڈرامے بھی لکھے اور ان کی ہدایت کاری بھی کی۔ اپنی کہانی پر مبنی ایک فلم کی ہدایت کاری بھی انہوں نے کی ہے۔

میلر کی اچھی خاصی تصنیفات 'سیاسی منظر ناموں پر محیط ہیں۔ ایک صحافی کی حیثیت سے انہوں نے ۱۹۶۰، ۱۹۶۳، ۱۹۶۷، ۱۹۷۳، ۱۹۹۲ اور ۱۹۹۳ کے ری پبلیکن اور ڈیموکریٹک نیٹشل کونشن میں پلپٹور صحافی اور تجزیہ نگار شرکت کی اور ان کے قسط دار احوال قلمبند کئے۔ ۱۹۶۷ میں انہیں ویت نام مخالف مظاہرے میں شرکت کی وجہ سے گرفتار بھی کیا گیا وہیں انہوں نے نیو یارک کے صبر کے لئے آزاد امیدوار کی حیثیت سے الیکشن بھی لڑا۔ اس کے علاوہ بھی وہ دیگر سیاسی نوعیت کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے لیکن ان مصروفیات کے باوجود ان کا تخلیقی سفر بغیر روک ٹوک کے جاری رہا اور ان کی تخلیقات مستقل شائع ہوتی رہیں۔ ان کی تحریروں میں بعض نہایت موثر انداز سے لکھے گئے سوانحی خاکوں کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ پکا اور

پر شاہکار ناولوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان کی تخلیقی زندگی تیز رفتاری سے اپنے منازل طے کرتی ہے۔ ۱۹۵۱ میں ان کا ناول "پاریری شو" شائع ہوا جس میں سرد جنگ کے زمانے کی بائیں بازو کی سیاست کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اب انہوں نے ہاضما بلورکین میں سکونت اختیار کر لی تھی اور ان کی تخلیقی زندگی نہایت منضبط انداز سے آگے بڑھنے لگی تھی۔ ۱۹۵۰ کے اوائل میں ہی اسکرپٹ رائٹری حیثیت سے انہوں نے ہلی ووڈ میں قسمت آزمائی شروع کر دی تھی۔ ۱۹۵۵ میں شائع ان کے ناول "دی ڈیر پارک" میں اسی دور کے تجربات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ یہ ان کا وہ ناول ہے جسے بعض عیاں جنسی اظہار کی وجہ سے ابتدا میں کئی ناشرین نے شائع کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن یہی وہ دور ہے جب نازن کو ایک کچھل مضمون نگار کی حیثیت سے مقبولیت حاصل ہونے لگی تھی اور ان کی تخلیقی صلاحیت ایک نئے طرز نگارش کو اقتدار عطا کر رہی تھی۔ ۱۹۵۸ میں ان کی مشہور زمانہ تصنیف "اڈورنڈ منٹس فور مائی سیٹ" شائع ہوئی جس میں نازن میلر نے امریکی معاشرے میں پائے جانے والے تشدد، جرائم اور تھکیک جیسے موضوعات کو افسانوی اور واقعات نویسی کے فارم میں پیش کیا ہے۔ دراصل یہی طرز نگارش 'میلر کی ایک الگ شناخت بناتی ہیں۔

ان کی دیگر مقبول تصنیفات میں 'دی پریسڈنٹشل چیپرس (۱۹۳۳)' ' این امریکن ڈرامہ (۱۹۶۵) ' دانی وی آر ان ویٹام؟ (۱۹۶۷)

زندگی کے روز مرہ کے معاملات، واقعات و حادثات اور سیاسی صورت حال کو تخلیقی نثر اور افسانوی انداز بیان میں پیش کر کے صحافتی تحریر کو ایک نئے نئے شکل و شباہت دینے والے نازن میلر کو ہمیشہ ان صاحبان طرز لکھنے والوں میں شمار کیا جائے گا جن کی وجہ سے کسی مصنف سخن کی ایک نئی شناخت بنتی ہے۔ وہ ایک عام شخص کو بھی اس کے تمام جزوی تفصیل کے ساتھ پہچاننے کی صلاحیت رکھتے تھے اور یہی جزیات نگاری ان کے فن کو امتیاز بخشنے کا سبب بنی۔

ناول نگار 'صحافی' ڈرامہ نویس 'مکالمہ نگار اور قلم ہدایت کار نازن میلر ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ کو ایک یہودی خاندان میں نیو جرسی میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی زندگی کا بیشتر زمانہ بروکلین نیویارک میں گزرا۔ ۱۹۳۹ میں انہوں نے ہارورڈ یونیورسٹی میں داخلہ لیا جہاں سے ایرو نائٹل انجیرنگ کی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم کے دوران ہی میں ان میں لکھنے کی دلچسپی پیدا ہوئی اور ۱۸ سال کی عمر میں اپنی پہلی کہانی لکھی۔ دوسری عالمی جنگ میں ایک فوجی کی حیثیت سے شمولیت نے ان کی زندگی پر گہرا اثر مرتب کیا۔ ۱۹۳۸ میں جبکہ ابھی وہ فوجی خدمات انجام دے رہے تھے ان کی معرکہ آرا تصنیف "دی ایکٹیو اینڈ وی ڈی" منظر عام پر آئی اور جلد ہی اسے عالمی سطح پر شہرت حاصل ہو گئی۔ یہ کتاب دوسری عالمی جنگ کے ان کے ذاتی تجربات کی عکاس ہے جسے جنگ کے موضوع